ازالۃ الخفاء

عن خلافۃ الخلفاء

مترجم

تالیف حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ

مقام خلافت، خلفاء راشدینؓ کے فضائل و مناقب، تفضیل حضرات شیخینؓ، صحابہ کرامؓ کے
مراتب، خلفاء راشدینؓ کے کارنامے نیز امور خلافت سے متعلق تمام اہم اور معرکۃ الآراء
مسائل پر مدلل بحث

قدیمی کتب خانہ آرام باغ کراچی

ازالۃ الخفاء

عن خلافۃ الخلفاء

مترجم

تالیف حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ

مترجم

حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد عبدالشکور صاحب فاروقی مجددی

جلد اول

ناشر

قدیمی کتب خانہ آرام باغ کراچی

غیر محتاط و غفلت شعار ناشروں کی دستبرد و تحریف سے محفوظ

یہ صحیح ترجمہ

قدیمی کتب خانہ

نے

جناب مولانا محمد عبد السلام صاحب فاروقی ابن حضرت مولانا محمد عبد الشکور صاحب فاروقی
سے دائمی حقوقِ طباعت و اشاعت حاصل کرکے شائع کیا۔

قدیمی
کتب خانہ
مقابل آرام باغ
کراچی ۱

وہم نصاریٰ از ارضِ شام برآوردہ شدند بعد از آں اتراکِ چنگیزیہ بر خراسان غلبہ کردند و آخر آں خلیفۂ عباسی برہم خورد دراں حالت دولتِ عرب منقرض شد وعجمیاں در ہر ناحیت بریاست سر برآوردند و ایں ابتدائے تغیرِ خامس بود در ایام دولتِ بنی عباس مذاہبِ اصول و فروع محکم الاساس گشت حنفی وشافعی و مالکی تصانیف پرداختند و در اصول معتزلہ وشیعہ وجہمیہ از ہم ممتاز گشتند و در ہمیں عصر علوم یونانیاں بلغتِ عرب نقل کردہ شد و تاریخ فارسیاں را معرب ساختند و ہر یکے بمذہب خود خرسند گردید تا انقراض دولتِ شام ہیچکس خود را حنفی و شافعی نمی گفت بلکہ ادلہ را بروفق مذاہب اصحاب خود تاویل میکردند و در دولتِ عراق ہر کسے برائے خود نامے معین نمود تا نصِ اصحاب خود نیابد بر ادلۂ کتاب وسنت حکم نکند اختلافی کہ از مقتضائے تاویل کتاب وسنت لازم می آمد الحال محکم الاساس گشت ہرچند دولتِ بنی عباس اول و اوسط و آخر مختلف بود اما ہمہ بر تاسیس مذاہب و تفریع آں و تخریج براں گزشت وایں حالت بہ نسبتِ حالتین اُولیین مانند دو جنس تحت جنسِ عالی تصور باید کرد و آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم باعتبار ہماں امرِ مشترک فرمود اخرج ابوداؤد من حدیث سعد بن ابی وقاصؓ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انی لارجو ان لا تعجز امتی عند ربھا ان یؤخرھم نصف یوم

اور نصاریٰ بھی ملکِ شام سے نکال دیئے گئے۔ اس کے بعد چنگیزی ترکوں کا خراسان پر غلبہ ہوا بالآخر خلیفۂ عباسی بھی درہم برہم ہوگیا اور اُس وقت دولتِ عرب ختم ہوگئی اور عجمیوں نے ہر طرف سرداری کے ساتھ سر اُٹھایا یہ پانچویں تغیر کی ابتدا تھی۔

(پانچواں تغیر) عجمیوں کی سلطنت۔ (اس میں اور چوتھے تغیر میں فرق یہ تھا کہ) دولتِ بنی عباس کے زمانہ میں اصول وفروع مضبوط ہوگئے تھے حنفی اور شافعی اور مالکی (اپنے اپنے مذہب کی) کتابیں لکھ چکے تھے اور اصول میں معتزلہ اور شیعہ اور جہمیہ ایک دوسرے سے ممتاز ہوچکے تھے اور انہی کے عہد میں یونانیوں کے علوم زبانِ عرب میں نقل کئے گئے اور فارسیوں کی تاریخ عربی میں ترجمہ کی گئی اور ہر ایک اپنے مذہب سے خوش تھا۔ دولتِ شام کے ختم ہونے تک کوئی شخص اپنے کو حنفی شافعی نہیں کہتا تھا بلکہ وہ لوگ دلائل کو موافق اپنے اصحاب کے مذہب کے تاویل کرتے تھے۔ اور دولتِ عراق میں ہر شخص نے اپنے لئے ایک ایک نام تجویز کرلیا (کوئی اپنے کو حنفی کہنے لگا کوئی شافعی) جب تک اپنے اصحاب کی تصریح نہ دیکھ لیتے تھے قرآن وحدیث کے دلائل پر کوئی حکم نہ کرتے تھے۔ جو اختلافات قرآن وحدیث کی تاویل کے لحاظ سے لازم آتے تھے اب وہ مضبوط ہوگئے۔ ہرچند دولتِ بنی عباس اوّل اور اوسط اور آخر میں مختلف تھی مگر یہ دولت تمامتر مذاہب کی مضبوطی اور اُن کی تفریعات اور تخریجات پر گزری۔ اور یہ حالت بہ نسبت پہلی دونوں حالتوں کے مثل دو جنس (سافل) کے تھی جو جنس عالی کے تحت میں ہوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی امرِ مشترک کے لحاظ سے فرمایا تھا جس کو ابوداؤدؒ نے بروایتِ سعد بن ابی وقاص نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا میں امید رکھتا ہوں کہ میری امت اپنے پروردگار کے یہاں اس بات سے محروم نہ رہیگی کہ وہ اُن کو نصف روز تک مہلت دے

٣٦

قیل لسعدٍ وکم نصف یومٍ قال خمس مائۃ سنۃ
تفصیل ایں معنے آنکہ خلافت در دولت
مدینہ وشام وعراق ہمہ در قریش بود
واز ملکِ عرب باطراف ونواحی احکام
جاری مے شد ولو بحسب الصّورۃ آمت
دریں حدیث بمعنے قوم وقبیلہ ست
ازیں تاریخ باز دولتِ قریش منقرض شد
بلکہ دولتِ عرب برہم خورد و روسائے محافل
وملوک عالَم عجمیان شدند چوں دولتِ
عرب منقضی شد ومردم در بلادِ مختلفہ
افتادند ہر یکے آنچہ از مذاہب یاد گرفتہ بود
ہماں را اصل ساخت وآنچہ مذہب مستنبط
سابقًا بود الحال سنتِ مستقرّہ شد علم
ایشاں تخریج بر تخریج وتفریع بر تفریع
ودولتِ ایشاں مانند دولتِ مجوس الّا آنکہ بماز
می گزارند ومتکلم بکلمۂ شہادت می شدند مامردم در
دامانِ ہمیں تغیر پیدا شدیم نمی دانیم کہ خدای تعالےٰ بعد
ازیں چہ خواستہ است وھذا آخر الفصل الخامس۔

حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ نصف روز کی کیا مقدار ہوگی؟ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے
کہا پانچسو برس۔ تفصیل اس کی یہ ہے کہ دولت مدینہ کی خلافت اور شام
کی اور عراق کی یہ سب خلافتیں قریش میں تھیں اور ملکِ عرب کے اطراف
وجوانب میں احکام جاری ہوتے تھے گو ظاہری طور پر سہی (اور ان
سب خلافتوں کا زمانہ پانچسو برس کا تھا یہی مطلب اُمت کو پانچسو برس تک
مہلت دینے کا ہے) لفظ امت اس حدیث میں بمعنے قوم وقبیلہ (قریش) کے
ہے اس مدت کے بعد دولت قریش کی ختم ہوگئی بلکہ عرب کی دولت درہم
وبرہم ہوگئی اور محفلوں کے رئیس اور عالَم کے بادشاہ عجمی لوگ ہوگئے۔
جب دولت عرب کی ختم ہوئی اور (مسلمان) لوگ مختلف شہروں میں پہنچے تو
جس نے جو مذہب یاد کرلیا تھا اُسی کو اس نے اصل بنایا اور جو مذہب
کہ پہلے مستنبط (سمجھا جاتا) تھا اب اصل مضبوط بن گیا اب لوگوں کا علم
یہ ہے کہ تخریج پر تخریج اور تفریع پر تفریع کریں۔ عجمیوں کی دولت بالکل
مجوسیوں کی دولت کے مثل ہی فرق صرف یہی ہے کہ یہ لوگ نماز پڑھتے ہیں اور
کلمۂ شہادت پڑھتے ہیں ہم لوگ اسی (پانچویں) تغیّر کے دامن میں پیدا
ہوئے ہیں اب نہیں جانتے کہ خدا تعالیٰ کی مشیت اس کے بعد کیا ہے۔

فصل پنجم ختم ہوئی

(والحمد للہ رب العالمین)